روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر: 213029

C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com

Email:editor@alfazal.com

پیر 6 دسمبر 2004ء 23 شوال 1425 ہجری 6 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 274

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ میں اس وقت برے کاموں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف میں اول سے آخر تک اوامر اور نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے۔ اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔ خلاصۃً یہ کہتا ہوں کہ خداتعالیٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین پر فساد کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر وحدت پھیلانا چاہتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے۔ ظلم اور خیانت کرتا ہے' وہ وحدت کا دشمن ہے۔ جب تک یہ بدخیال دل سے دور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے۔ اس لئے اس مرحلہ کو سب سے اول رکھا۔

تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ پس خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ ابرار کے لئے پہلا انعام شربت کافوری ہے۔ اس شربت کے پینے سے دل برے کاموں سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے دلوں میں برائیوں اور بدیوں کے لئے تحریک اور جوش پیدا نہیں ہوتا۔ ایک شخص کے دل میں یہ خیال تو آ جاتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں یہاں تک کہ چور کے دل میں بھی یہ خیال آ ہی جاتا ہے مگر جذبہ دل سے وہ چوری بھی کر ہی لیتا ہے۔ لیکن جن لوگوں کو شربت کافوری پلا دیا جاتا ہے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ ان کے دل میں بدی کی تحریک ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ دل برے کاموں سے بیزار اور متنفر ہو جاتا ہے۔ گناہ کی تمام تحریکوں کے مواد دبا دیئے جاتے ہیں۔ یہ بات خداتعالیٰ کے فضل کے سوا میسر نہیں آتی۔ جب انسان دعا اور عقدِ ہمت سے خداتعالیٰ کے فضل کو تلاش کرتا ہے اور اپنے نفس کے جذبات پر غالب آنے کی سعی کرتا ہے تو پھر یہ سب باتیں فضل الٰہی کو کھینچ لیتی ہیں اور اسے کافوری جام پلایا جاتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کی تبدیلی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں زمرۂ ابدال میں داخل فرماتا ہے۔ اور یہی تبدیلی ہے جو ابدال کی حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔

یہ بھی عموماً دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے جب اس قسم کی باتوں کو سنتے ہیں تو ان کے دل متاثر ہو جاتے ہیں اور وہ اچھا بھی سمجھتے ہیں۔ لیکن جب اس مجلس سے الگ ہوتے ہیں اور اپنے احباب اور دوستوں سے ملتے ہیں تو پھر وہی رنگ ان میں آ جاتا ہے اور ان سنی ہوئی باتوں کو یکدم بھول جاتے ہیں اور وہی پہلا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہئے۔ جن صحبتوں اور مجلسوں میں ایسی باتیں پیدا ہوں ان سے الگ ہو جانا ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ان تمام بری باتوں کے اجزاء کا علم ہو۔ کیونکہ طلب شئے کے لئے علم کا ہونا سب سے اول ضروری ہے۔ جب تک کسی چیز کا علم نہ ہوا اسے کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 655)

میرے دوست

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

ایک شخص گمان کرے گا کہ وہ میرا ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میرے دوست اور تعلق دار صرف متقی ہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الفتن باب ذکر الفتن حدیث نمبر 3704)

بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی

❁ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹر زتعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

خصوصی درخواست دعا

❁ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

کفالت یتامیٰ کا نظام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

جماعت میں یتامیٰ کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام جاری ہے۔ اس کا نام یکصد یتامیٰ کی سکیم ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 2004ء)

(مرسلہ: سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

149

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

قلب کی فتح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

غالباً جماعت لاہور کے بعض دوست کسی گاؤں میں گئے تو گاؤں والوں نے انہیں مارا۔ اور بعض اشیاء چھین لیں۔ کسی کی پگڑی۔ کسی کا کُلّاہ اور کسی کی کوئی اور چیز چھینی گئی مگر جب وہ واپس آ رہے تھے تو ایک شخص قریباً ایک میل سے بھاگتا ہوا آ کر ان سے ملا۔ اس نے کوئی چیز پکڑی ہوئی تھی اور روتا ہوا یہ کہہ رہا تھا یہ لے لو اور ہمارے گاؤں والوں کے لئے بددعا نہ کرنا۔ انہوں نے بہت ظلم کیا ہے۔ یہ قلب کی فتح تھی جس وقت ہمارے دوست مار کھا رہے تھے فرشتے ان کی فتح کے سامان کر رہے تھے یہی چیز ہے جس سے تم جیت سکتے ہو۔

(خطبات محمود جلد 15 ص 9)

نئی جماعت کا قیام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

(دعوت الی اللہ) کے سلسلہ میں بہت ہی ایمان افروز واقعات موصول ہوتے رہے ہیں مثلاً ''نیانزا'' صوبہ کے دورہ کے دوران ایک مارکیٹ میں ہمارے ایک احمدی کا عیسائی نوجوان سے یونہی ضمناً تعارف ہو گیا۔ وہ کھڑے بازار میں باتیں کر رہے تھے اس عیسائی نوجوان کو ایسی دلچسپی پیدا ہوئی کہ اس نے کہا کہ آپ میرے گاؤں ضرور چلیں، جو سارے کا سارا عیسائی ہے۔ چنانچہ وہ ہمارے احمدی کو گاؤں لے کر گیا اور خود ہی لوگوں کو اکٹھا کیا اور چالیس حاضرین مہیا کئے کہ اب ان کے سامنے (احمدیت) کی خوبیاں بیان کریں۔ اسی مجلس میں اسی وقت بیس بیعتیں ہو گئیں اور خداتعالیٰ کے فضل سے ایک نئی جماعت وہاں قائم ہوگئی۔

(الفضل 15/اپریل 1984ء)

دعا کے بعد

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی فرماتے ہیں:۔

''1891ء میں کوشش کر کے میں نے اپنی تبدیلی موضع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں کروالی۔ اس وقت میں احمدی نہیں تھا۔ لیکن حضرت صاحب کا ذکر سنا ہوا تھا۔ مخالفت تو نہیں تھی لیکن زیادہ تر یہ خیال روک ہوتا تھا کہ علماء سب حضرت صاحب کے مخالف ہیں۔ سیکھواں جا کر میری واقفیت میاں جمال الدین و امام الدین و خیردین صاحب سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے حضرت صاحب کی کتاب ازالہ اوہام پڑھنے کے لئے دی میں نے دعا کرنے کے بعد کتاب پڑھنی شروع کی۔ اس کے پڑھتے پڑھتے میرے دل میں حضرت صاحب کی صداقت میخ کی طرح گڑ گئی اور سب شکوک رفع ہو گئے۔ اس کے چند روز بعد میں نے بیعت کر لی ....''۔

(الفضل 26/اگست 2004ء)

دعوت الی اللہ کا والہانہ ذوق

26/جنوری 1921ء بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مربیان جماعت، مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کے طلبہ اور افسران صیغہ جات کے سامنے ایک بصیرت افروز لیکچر دیا جس کے دوران ارشاد فرمایا:

(''مربی) کو (دعوت الی اللہ) کی دھت لگی ہو کہ جہاں جائے جس مجلس میں جائے، جس مجمع میں جائے، (دعوت الی اللہ) کا پہلو نکال ہی لے۔ جن لوگوں کو باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے وہ ہر ایک مجلس میں بات کرنے کا موقع نکال لیتے ہیں۔ مجھے باتیں نکالنے کی مشق نہیں ہے اس لئے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ گھنٹہ گھنٹہ بیٹھے رہنے پر بھی کوئی بات نہیں کی جا سکتی۔ حضرت مسیح موعود عام طور پر باتیں کر لیتے تھے۔ مگر پھر بھی بعض دفعہ چپ بیٹھے رہتے تھے۔ ایسے موقع کے لئے بعض لوگوں نے مثلاً میاں معراج الدین صاحب اور خلیفہ رجب الدین صاحب نے یہ عمدہ طریق نکالا تھا کہ کوئی سوال پیش کر دیتے تھے کہ حضور مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں اس پر تقریر شروع ہو جاتی۔ تو بعض لوگوں کو باتیں کرنے کی خوب عادت ہوتی ہے۔ اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں چپ کرانا پڑتا ہے۔ (مربیوں) کے لئے باتیں کرنے کا ڈھب سیکھنا نہایت ضروری ہے۔

میر صاحب ہمارے نانا جان کو خدا کے فضل سے یہ بات خوب آتی ہے۔ میں نے ان کے ساتھ سفر میں رہ کر دیکھا کہ خواہ کوئی کسی قسم کی بھی باتیں کر رہا ہو۔ وہ اس سے (دعوت الی اللہ) کا پہلو نکال ہی لیتے ہیں''۔

(انوارالعلوم جلد 5 صفحہ 597)

☆ ...... ☆ ...... ☆

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم محمد احمد خاں صاحب آف اسلام آباد حال فیکٹری ایریا ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھانجے مکرم احمد تسلیم اللہ خاں صاحب ولد مکرم محمد شریف خان صاحب مرحوم آف چک نمبر 60 ج۔ ب شہباز پور تحصیل وضلع فیصل آباد حال بریمن (Bremen) جرمنی کا نکاح مکرمہ سمیرا ناز صاحبہ بنت مکرم رانا نصراللہ صاحب مرحوم آف ککی نو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کے ساتھ مورخہ 18 نومبر 2004ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر بیت مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت ہو۔

درخواست دعا

مکرم محمد محمود اقبال صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی خوشدامن محترمہ امۃ القیوم صاحبہ زوجہ خواجہ محمد اسماعیل صاحب مرحوم حلقہ عزیز آباد کراچی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے خداتعالیٰ انہیں لمبی فعال زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(بروفات مکرم پروفیسر چوہدری محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔ ربوہ)

بار ایسوسی ایشن ربوہ کے بزرگ اور سینئر پروفیسر چوہدری محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ بقضائے الٰہی مورخہ 26۔ اکتوبر 2004ء کی شب بعمر 84 سال وفات پا گئے۔ بار ایسوسی ایشن ربوہ کا یہ اجلاس چوہدری صاحب موصوف کی وفات پر دلی دکھ کا اظہار کرتا ہے اور اس غم میں ہم اراکین برابر کے شریک ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جملہ اراکین بار ایسوسی ایشن ربوہ اس صدمہ میں چوہدری صاحب مرحوم کی بیگم صاحبہ تین بیٹوں مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن الفضل، مکرم حنیف احمد صاحب ربوہ، اور مکرم سلیم احمد صاحب ایڈووکیٹ مقیم کینیڈا اور جملہ بیٹیوں، بہن بھائیوں و دیگر سوگواران سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، ان کا خود کفیل اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

☆ ...... ☆ ...... ☆ ...... ☆

درخواست دعا

مکرم افتخار اللہ سیال صاحب انچارج شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید ربوہ کی بیٹی بریرہ مریم عمر پونے دو سال کا گرنے کی وجہ سے ہنسلی کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر فرمائے۔ آمین

مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ حلقہ جوڑا ضلع قصور لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے محمد صائم احمد عمر 5 سال واقف نو کا ٹانسلز کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں اس کی شفائے کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ خیرالنساء ایاز صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبداللطیف ستکوہی صاحب)

محترمہ خیرالنساء ایاز صاحبہ سکنہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب ابن مکرم ملک مشتاق علی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ نمبر 12/34 دارالرحمت (فیکٹری ایریا) ربوہ برقبہ 10 مرلے 7.5 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ عزیزم ملک مقبول احمد صاحب ابن مکرم ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ خیرالنساء ایاز صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم ملک منور احمد ستکوہی صاحب (بیٹا)
3۔ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم مبشر احمد ستکوہی صاحب (بیٹا)
5۔ محترمہ عظمی مبارکہ صاحبہ (بیٹی)
6۔ محترمہ شوکت جہاں صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرم ملک مظفر احمد ستکوہی صاحب (بیٹا)
8۔ مکرم ملک مدثر احمد ستکوہی صاحب (بیٹا)
9۔ محترمہ راحیلہ ایاز صاحبہ (بیٹی)
10۔ مکرم مقبول احمد ستکوہی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ...... ☆ ...... ☆ ...... ☆

آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

جماعت احمدیہ میں قیام نماز کے چند خوبصورت اور قابل تقلید نمونے

رفقاء مسیح موعود کی تربیت یافتہ نسلوں کا عظیم کردار

قسط اول

تحقیق و ترتیب: عبدالسمیع خان

چھتری لے کر

''بو'' جماعت سیرالیون کے ایک بہت ہی بزرگ اور مخلص دوست پا روجز مرحوم ہوا کرتے تھے۔ چونکہ سیرالیون میں چھ ماہ مسلسل بارشیں ہوتی ہیں مگر یہ بزرگ باوجود ادھیڑ عمری کے باقاعدہ چھتری لئے ہر نماز پر بیت الذکر آتے۔ یہی کیفیت پامانا اور پا ابراہیم جالو (مربی مکرم ہارون جالو کے والد) کی ہوا کرتی تھی۔ اور شدید بارش میں ان کے آنے سے اور بلند آواز سے السلام علیکم کہنے سے اندازہ ہوتا تھا کہ نمازی آگئے ہیں۔ (الفضل 31 مارچ 2003ء)

ضعیف العمری کے باوجود

الحاج زیدی سو کے آف یوگنڈا باوجود ضعیف العمری کے عموماً باجماعت نماز کے لئے بیت الذکر میں حاضر ہوتے تھے اور نماز کے بعد مربی سلسلہ سے عربی سیکھتے تھے۔ (الفضل 27/ اکتوبر 1975ء)

اگر آنکھیں آنسو نہ بہائیں

ایک جرمن احمدی دوست کہتے ہیں کہ اگر ایک ہفتہ ایسا گزر جائے کہ اللہ کی راہ میں میری بدقسمت آنکھیں آنسو نہ بہائیں تو مجھے بڑی تکلیف پہنچتی ہے۔ اور میں کہتا ہوں خاک ہے ان آنکھوں پر جو اللہ کی راہ میں نمناک نہیں ہوتیں۔ اور پھر میرا دل اس غم سے ایسا بھر جاتا ہے کہ عشق خدا ابل ابل کر میری آنکھوں سے برسنے لگتا ہے۔ (الفضل 31 دسمبر 1983ء ص 13)

سفید پرندے

انگلستان میں ایک پرانے احمدی ''بلال نٹل'' صاحب جب احمدیت میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنے لئے ''بلال'' نام کا انتخاب کیا اور پھر حضرت بلال ہی کے تتبع میں انہوں نے نماز کی خاطر بلانے میں ایک خاص نام پیدا کیا۔ (الفضل 28 جون 2003ء)

تہجد کی رات

انڈونیشیا کی اخلاقی کیفیت یورپ سے کچھ کم نہیں۔ چنانچہ انڈونیشیا میں ہفتہ کی رات پورا ملک عیش و عشرت میں ڈوبا ہوتا ہے اور انڈونیشیا کی زبان میں اسے ''لمبی رات'' یا عیش و عشرت کی رات کہا جاتا ہے مگر احمدیت نے احمدیوں کی اقدار اس طرح بدل دی ہیں کہ وہی رات احمدیوں میں تہجد کی رات کہلاتی ہے اور یہ گویا پورے انڈونیشیا کے احمدیوں میں محاورہ بن گیا ہے اور ہر مرکز نماز میں تہجد کی نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ (الفضل 25 جنوری 1984ء)

انجمن انصاراللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1926ء میں احمدی بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے ''انصاراللہ'' کے نام سے ایک انجمن قائم فرمائی۔ اس انجمن نے اپنے ممبروں میں بہت تھوڑے عرصہ میں نمایاں تبدیلی پیدا کر دی اور ان میں سے اکثر تہجد پڑھنے لگے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 ص 565)

بچپن ہی سے

تخت ہزارہ کے شہید عارف محمود صاحب 14,13 سال کی عمر سے نمازوں میں بہت باقاعدہ تھے۔ بیت الذکر سے اس کے لگاؤ کی وجہ سے والدہ نے ان کا نام مسیتڑ رکھا ہوا تھا۔

(الفضل 13 دسمبر 2000ء)

دل بیت الذکر میں

تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کے شہید محترم نذیر احمد صاحب رائے پوری اور ان کے بیٹے عارف محمود صاحب۔ آپ پنجگانہ نماز بیت الذکر میں ادا کرتے۔ فارغ وقت بھی بیت الذکر میں بیٹھے رہتے۔ جس دن انہوں نے راہ خدا میں جان دی اس دن مغرب کے وقت بیت الذکر میں آئے۔ مغرب پڑھی۔ خطبہ سنا۔ پھر عشا کی نماز باجماعت ادا کی اور اس کے بعد بھی گھر جانے کی بجائے بیت الذکر ہی میں رہے۔

(الفضل 13 دسمبر 2000ء)

ساری ساری رات

تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کے امیر محترم ماسٹر ناصر احمد صاحب شہید تہجد کے پابند تھے۔ حالات جیسے بھی خراب ہوتے بیت الذکر جا کر نماز پڑھتے۔ مکرم حاجی عبدالباسط صاحب سابق امیر جماعت تخت ہزارہ نے بتایا کہ ماسٹر صاحب راتوں کو جاگ کر ساری ساری رات عبادت کیا کرتے تھے۔ اتنی عبادت کرنے والا کوئی اور جوان آدمی میں نے ساری عمر نہیں دیکھا۔

آخری دن انہوں نے خود جمعہ پڑھایا اور دعا کی تحریک کی۔ ان کی اہلیہ نے کہا کہ نماز پڑھتے تھے تو اتنی لمبی کہ میں حیران رہ جاتی۔ جب دیکھو مصلے پر بیٹھے ہیں۔ میں ان کو دیکھ کر ڈر جاتی میرے دل میں وہم آتا کہ ایسے لوگ زیادہ دیر دنیا میں نہیں رہا کرتے۔ خدا ان کو جلد بلا لیا کرتا ہے۔

(الفضل 13 دسمبر 2000ء)

دشمن تباہ ہوگئے

مولوی محمد صادق صاحب مربی سماٹرا کا بیان ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے ختم ہونے میں چند ماہ باقی رہ گئے تھے۔ ایک روز ایک شخص ہمارے ایک احمدی دوست کے پاس آیا اور کہا کہ مولوی محمد صادق صاحب کے متعلق یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جس وقت اتحادی فوجیں سماٹرا یا جاوا کے کسی حصہ پر چڑھ آئیں گی اسی وقت ان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ یہ خبر سنتے ہی میں نے جماعت کو تحریک کی کہ وہ بیس دن متواتر تہجد کی نماز ادا کریں۔ اور ہر سوموار اور جمعرات کو روزے رکھیں۔ جب تیسری رات تہجد کی نماز پڑھ کر صبح سے قبل میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گیا تو مجھے خواب میں بڑے موٹے حروف میں لکھا ہوا دکھائی دیا کہ کتاب دانیال کی پانچویں فصل پڑھو...... مغرب کی نماز پڑھ کر میں نے بائبل کا مذکورہ حوالہ پڑھا جس میں بیلشفر بنی بخت نصر کے متعلق ذکر ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ خدا نے اسے ایک خواب دکھایا جس کے متعلق دانیال نبی نے خدا سے پوچھا اور اس کی تعبیر بیان کی۔ اس خواب کے الفاظ یہ ہیں کہ بیلشفر کی حکومت کا خاتمہ قریب آپہنچا ہے خدا نے اسے تولا وہ ہلکی نکلی اب اسے مٹا کر فارسی حکومت کو اس کی جگہ قائم کر دیا جائے گا۔ میں نے یہ خواب بعض ہندو اور سکھ دوستوں کے سامنے بھی بیان کیا اور بعض چیدہ چیدہ احمدی دوستوں کو بھی بتایا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے حالات کو ایسے پلٹا دیا کہ چند ماہ میں حکومت جاپان تباہ ہوگئی۔ دراصل جاپانی حکومت نے 14/ اگست 1945ء ہی کو شکست مان لی تھی مگر اس نے سماٹرا اور جاوا میں 22/ اگست کو یہ شائع کیا کہ ہمارے بادشاہ نے رعایا پر شفقت کی نظر کرتے ہوئے انگریز اور امریکہ سے صلح کر لی ہے۔ جس دن یہ پمفلٹ شائع ہوا اسی دن میں سردار جوگندر سنگھ صاحب ہری برادرز پاڈنگ کی دکان پر گیا وہاں ایک عالم حسن فواد بھی تھے۔ انہوں نے مجھے مخاطب ہو کر کہا ''مبارک ہو'' میں نے کہا ''خیر مبارک'' مگر بتایئے تو سہی یہ مبارکباد کیسی۔ انہوں نے کہا آپ کے متعلق فیصلہ ہو چکا تھا کہ آپ کو 24,23/ اگست 1945ء کی رات کو سزائے موت دی جائے گی مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا۔ کیونکہ بلیک لسٹ میں آپ کا نام بھی درج ہے پھر دوسرے غیر احمدیوں نے بھی ہمارے بعض دوستوں کو خود بخود بتایا کہ میرے متعلق سزائے موت کا فیصلہ اس لئے کیا گیا تھا کہ میں جاپانی جنگ کو جہاد فی سبیل اللہ نہ مانتا تھا اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ایک کرشمہ ظاہر فرمایا۔

اسی طرح جاوا میں جو مربیان گرفتار تھے ان کی رہائی کے لئے خدا تعالیٰ نے نشان دکھایا اور جاپانی حکومت کی تباہی کی معین تاریخیں تک بتا دیں۔ چنانچہ جناب سید شاہ محمد صاحب فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ ہمارے بعض دوستوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ استخارہ اور دعا کے ذریعہ معلوم کیا جائے کہ کیا ہم زندہ قید سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے یا ہمارے گلے کاٹے جائیں گے...... اس خواہش کی بنا پر میں نے بھی استخارہ کیا...... مجھے رویا میں بتایا گیا۔ ''پندرہ دن'' اور ساتھ ہی ایک گھڑی دکھائی گئی جس پر بارہ بج کر اٹھاون منٹ کا وقت تھا اور تفہیم یہ ہوئی کہ ہم پندرہ دن کے بعد بارہ بج کر اٹھاون منٹ پر قید سے رہا ہو جائیں گے۔ ایک دوست محمد طیب نامی کے متعلق معلوم ہوا کہ ان کے کاغذات پر حضرت خلیفۃ المسیح نے دستخط ثبت نہیں کئے اس لئے وہ ہمارے ساتھ قید سے رہا نہیں ہوں گے...... وہ ہمارے بعد رہا ہوں گے۔ یہ پندرہ دن مہینہ کی 27 تاریخ کو ختم ہوئے تھے۔ یہ رویا سب دوستوں کو سنا دی گئی اور ہم سب منتظر تھے کہ وہ دن کب آتا ہے جب ہم رہا ہوں گے۔ اتفاق ایسا

ہوا کہ جب ہم لوگ سونے لگے تو میرا ہاتھ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مربی (جو قید میں میرے ساتھ تھے) کے سر پر لگا۔ ان کے علاقہ میں یہ معیوب سمجھا جاتا تھا کہ کوئی شخص کسی کے سر پر ہاتھ لگا دے۔ لیکن میرا ہاتھ ان کے سر پر اتفاقی طور پر لگ گیا۔ مولوی صاحب کی طبیعت پر یہ ناگوار گزرا اور آپ نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور ہم میں بحث کی صورت پیدا ہو گئی۔ رات کو ساڑھے تین بجے کے قریب میں نے رویا میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو ہم دونوں کی کل کی حرکت نہایت ناپسند ہے اور اس تکرار کے نتیجہ میں جو ہم دونوں میں ہوئی ہم سب کو تین دن مزید قید کی سزا دی جائے گی ......۔ میں نے انہیں اسی وقت جگایا۔ میری آنکھوں میں آنسو تھے میں ان کے گلے لگ گیا اور ان سے معافی مانگنی شروع کی انہوں نے کہا پاگل تو نہیں ہو گئے جاپانی سنیں گے تو ہمیں مارنا شروع کر دیں گے۔ میں نے انہیں رویا کے متعلق بتایا تو وہ بھی رونے لگ گئے۔ الغرض ہم تیس مئی کو رہا ہوئے اور رویا کے مطابق جب قید خانہ کے دروازہ سے باہر نکلے تو گھڑی پر ایک بجنے میں دو منٹ باقی تھے۔ محمد طیب صاحب کو کمرہ سے باہر لا کر تھوڑی دیر بعد پھر انہیں کمرہ میں بند کر دیا گیا۔ قید میں ہمیں ایک دوسرے سے بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ ایک دن ہم عشا کی نماز پڑھ رہے تھے مولوی عبدالواحد صاحب امام تھے اور ہم دو مربی مقتدی تھے ڈیوٹی پر جو سپاہی تھا اس نے ہمیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور کھڑکی کھول کر اندر آ گیا۔ اس سپاہی کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا تھا ......۔ اس نے ہمیں زور سے ایک ایک کوڑا مارا اور کہا یہ کیا کر رہے ہو۔ جاپانی خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان نہیں رکھتے وہ دیوتاؤں کے پجاری ہیں۔ طبعاً ہمیں یہ بات ناگوار گزری کہ اب ہمیں عبادت کی بھی اجازت نہیں دی جاتی۔ ہم نے دعا کی اور اسی رات ہم میں سے اکثر کو خدا تعالیٰ نے رویا میں دکھایا کہ جاپانی عنقریب تباہ ہو جائیں گے۔ مجھے بھی دس سے زیادہ مرتبہ رویا میں بتایا گیا۔ لنمز قنھم۔ یعنی ہم انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ ھم کی ضمیر کا اشارہ جاپانیوں کی طرف تھا اور ساتھ ہی یہ بتایا گیا کہ 12/اگست سے 22/اگست کے درمیان جاپانی تباہ ہوں گے۔ چنانچہ 1945ء میں 12/اگست کو جاپانی علاقہ میں ایٹم بم گرایا گیا اور 22/اگست کو جاوا میں جاپانیوں نے اتحادیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص 589)

خود نماز پڑھاتے

مکرم ملک اعجاز احمد صاحب شہید وزیر آباد گھر میں بھی نماز باجماعت کا بہت اہتمام رکھتے تھے۔ گھر میں خود نماز باجماعت اور تہجد پڑھاتے تھے۔ رمضان میں تراویح کا اہتمام کرتے۔

(الفضل 28/اپریل 1999ء)

قابل رشک نمونہ

حضرت سیدہ ام طاہر کے بچوں خصوصاً امۃ الحکیم بیگم صاحبہ کے بارہ میں (جبکہ ان عمر 18 سال کی تھی) حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

لڑکا طاہر احمد بہت محبوب ہے۔ مرحومہ (ام طاہر) کی دوسری بچیوں میں بھی نمازوں اور دعاؤں کا خاص شغف ہے مثلاً بڑی صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم سلمہا یاد الٰہی اور دعا گوئی میں قابل رشک نمونہ ہیں نماز تہجد کی پابند ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے سب کام اپنی دعاؤں کے ذریعہ انجام دے لیں گی۔

(سیرت ام طاہر ص 123)

بیٹھ کر لطف نہیں آتا

مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ اپنی والدہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

ہم نے امی جان کو کبھی نماز تاخیر سے پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ کی نمازیں دکھاوے سے بالکل عاری تھیں۔ بھری مجلس میں سے خاموشی سے اٹھ کر جاتیں اور گھر کے کسی کونے میں نماز پڑھ کر واپس شامل ہو جاتیں۔ نمازیں ہمیشہ اول وقت میں ادا کرتیں اور بچوں کو یہی تلقین کرتیں اور تاکید کرتیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ امر وقت پر نماز کی ادائیگی ہے۔ نماز ظہر ٹھیک ایک بجے دوپہر پڑھ لیتیں اور کہتی تھیں کہ پھر کھانا لگ جائے گا اور بھرے پیٹ نماز کا مزہ نہیں آتا۔ عشاء بھی ٹھیک 8 یا 9 بجے رات سردیوں اور گرمیوں میں ادا کرتی تھیں۔

بعض عورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ ہم نے امی جان کو بیٹھ کر نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا۔ سوائے آخری ایک دو سال کے دوران کچھ عرصے کے لئے۔ ریڑھ کی ہڈی کے درد کے باعث ڈاکٹروں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے منع کیا تھا۔ لیکن اکثر کہتیں کہ بیٹھ کر لطف نہیں آتا۔

تہجد میں بہت باقاعدگی تھی۔ نوافل بہت کثرت سے پڑھتیں۔ کبھی 100 کبھی 200۔ بچوں کے امتحانات میں کامیابی کے لئے، دیگر پریشانیوں کے ٹلنے کے لئے خدا سے عہد کرتیں کہ اگر فلاں کام بخیرو خوبی ہو جائے تو اتنے نوافل ادا کروں گی۔ پھر روزانہ 20,10 نوافل ادا کر کے 100 یا 200 کی گنتی پوری کرتیں۔

محترمہ امۃ الکافی عمر صاحبہ انہی کے متعلق لکھتی ہیں۔

جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہمیشہ اپنے والدین کو تہجد گزار ہی پایا۔ اب آخری سالوں میں تو بہت دفعہ میں نے بے حد لمبی تہجد پڑھتے اور بہت روتے دیکھا تھا۔ ویسے تو اکثر رونے کی آوازیں آتیں لیکن بسا اوقات تو ہنڈیا ابلنے والی آوازیں جواب بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد رتن باغ میں سب اکٹھے رہتے تھے۔ رمضان کے مہینے میں جب روزے نہ بھی رکھنے ہوتے تو تہجد کے وقت امی جاگ کر بستر میں بیٹھ کر اس تمام وقت میں دعائیں کرتی رہتیں۔

(ماہنامہ مصباح ستمبر 1997ء ص 15)

طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے

حضرت حافظ رسول صاحب وزیر آبادی کی بیٹی محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ کے متعلق سعیدہ احسن صاحبہ بیان کرتی ہیں۔

آپا عطیہ کو نماز اور قرآن سے عشق تھا۔ بروقت نماز پڑھنا میں نے آپ سے سیکھا۔ کہا کرتیں کہ نماز پڑھ لیں تو طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے اور سارے فکر دور ہو جاتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ سب کام سنور گئے ہیں۔ جب کبھی خاندان میں بڑی دعوت ہوتی تو زمینوں میں سب سے پہلے یہ بات ہوتی کہ مغرب اور عشا کی نمازیں باجماعت پڑھیں گے اور جمع کریں گے۔ آپا اور میں مل کر نماز کے لئے جگہ تیار کرتے پھر سب کو کہا جاتا کہ سب کام چھوڑ دو اور نماز میں شامل ہو جاؤ۔ نماز کی امامت آپ ہی کرواتیں۔ سب خواتین اور بچے آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر بے حد خوش ہوتے۔ ہلکی پھلکی نماز پڑھاتیں لیکن جب آپ تنہائی میں نماز پڑھتیں تو مجھے آپ پر رشک آتا۔

(حافظ محمد حسین ص 120)

تہجد کے وقت رویا

مکرم فیض عالم صاحب ڈھاکہ لکھتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کے ایک مخلص رفیق کی لڑکی ہونے کی وجہ سے میری اہلیہ نماز پنجگانہ کے علاوہ تہجد کی بھی عادی تھیں۔ ایک دن میں صبح کے وقت اپنی ڈیوٹی سے واپس آیا تو مجھے خوشی خوشی کچھ سنانے کے لئے بٹھایا۔ کہنے لگی نماز تہجد سے پہلے میں نے رویا میں دیکھا کہ حضرت (خلیفۃ المسیح الثانی۔ ناقل) مکان میں دروازہ سے السلام علیکم کہتے ہوئے وارد ہوئے۔ میں اٹھ بیٹھی اور اپنا کپڑا ٹھیک کیا اور جواب دیا وعلیکم السلام۔ حضور نے میرا منہ اسی طرح پکڑا جیسے کسی بچہ کو دوائی وغیرہ دینے کے لئے جبڑے دبا کر منہ کھولا جاتا ہے۔ حضور نے کچھ پڑھا۔ میرے منہ میں پھونکا اور میرا منہ چھوڑ دیا اور دریافت فرمایا آجکل کیا دوائی استعمال کرتی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ حضور دعا کرتی ہوں۔ حضور نے جواباً فرمایا۔ بس یہی دوائی استعمال کرتی چلی جاؤ۔ چنانچہ چند دن بعد ہی اس شدید بیماری سے شفا ہو گئی۔ (سوانح فضل عمر جلد 5 ص 102)

نئی زمین نیا آسمان

حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیان 12 مئی 1948ء کو تقسیم ہند کے بعد مستقل طور پر قادیان تشریف لے گئے اور وہاں سے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں ایک مفصل مکتوب تحریر کیا۔ اس میں درویشان قادیان کے متعلق فرماتے ہیں۔

ایک نئی زمین اور نئے آسمان کے آثار نمایاں ہیں۔ ایک تغیر ہے عظیم، اور ایک تبدیلی ہے پاک، جو یہاں کے ہر درویش میں نظر آتی ہے۔ چہرے ان کے چمکتے، آنکھیں ان کی روشن، حوصلے ان کے بلند پائے، نمازوں میں حاضری سو فیصدی، نمازیں نہ صرف رسمی بلکہ خشوع خضوع سے پر دیکھنے میں آئیں۔ رقت وسوز یکسوئی و ابتہال محسوس ہوا۔ بیت مبارک دیکھی تو پر۔ بیت اقصیٰ دیکھی تو بارونق۔ مقبرہ بہشتی کی نئی بیت جس کی چھت آسمان اور فرش زمین ہے۔ وہاں گیا تو ذاکرین و عابدین سے بھرپور پائی۔ ناصر آباد کی بیت ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آباد ہے۔ نداء و اقامت برابر پنجوقتہ جاری ......۔ بیت الذکر کی یہ آبادی اور رونق دیکھ کر الٰہی بشارت کی یاد سے دل سرور سے بھر گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 11 ص 390)

انہی درویشوں کا ذکر کرتے ہوئے صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نے لکھا وہ لوگ جو کہ پہلے فرائض پر ہی اکتفا کرتے تھے بہت شوق سے نوافل پر زور دینے لگے اور جو کہ پہلے ہی نوافل کے عادی تھے انہوں نے مزید عبادات پر زور دیا۔ بیوت الذکر میں چھ وقت کی نماز (پانچ فرض نمازیں اور ایک تہجد) لوگ اس شوق اور ذوق سے ادا کرتے ہیں اور اس طرح سنوار سنوار کر اپنی عبادت کرتے ہیں کہ خیال ہوتا ہے کہ بچپن سے ہی اس کے عادی ہیں اور نہ صرف بیوت الذکر میں بلکہ باہر بھی لوگ زیادہ وقت خاموشی اور ذکر الٰہی میں گزارتے ہیں۔ (تاریخ احمدیت جلد 11 ص 389)

خدا کے سپرد کر دیا ہے

محترم محمد احمد صاحب نسیم درویش قادیان بہت کم گو اور گوشہ نشین تھے۔ صرف نمازوں کے اوقات میں بیت الذکر کو جاتے نظر آیا کرتے تھے۔ نماز بڑی آہستگی اور وقار کے ساتھ ادا کرتے۔ تشہد میں بیٹھے ہوئے بالکل بے جان معلوم ہوتے۔ یوں جیسے جسم و جان کو خدا کے سپرد کر دیا ہو۔ اور درحقیقت یہی وہ کیفیت نماز ہے جس پر اہل حق کو قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے ......!!۔

(وہ پھول جو مرجھا گئے حصہ اول ص 121)

وقت سے بہت پہلے

محترم عبدالرحیم خان صاحب افغان درویش قادیان نہایت خاموش طبع اور تنہائی پسند انسان تھے۔ نمازیں اور ذکر الٰہی ہی ان کا مشغلہ رہا۔ نماز کے وقت سے بہت پہلے بیت الذکر پہنچ جاتے اور ذکر الٰہی کرتے رہتے۔

(وہ پھول جو مرجھا گئے حصہ اول ص 93)

صف اول کی خاطر

چوہدری محمد عبداللہ صاحب درویش باوجود بڑھاپے کے نماز روزہ کے پابند تھے اور نمازوں میں اولین وقت میں بیت الذکر پہنچ جاتے۔ اور اگلی صف میں امام کے پیچھے جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے اور اس کے لئے اتنے حریص تھے کہ اگر کبھی دیر ہو جاتی اور امام کے پیچھے جگہ پُر ہو چکی ہوتی تب بھی وہیں دونوں

باقی صفحہ 6 پر

وقت کی اہمیت اور اوقات نماز کی فلاسفی

محمد طارق محمود صاحب

صفوں کے درمیان بیٹھ جاتے اور اقامت کے بعد جگہ حاصل کر لیتے۔ (وہ پھول جو مرجھا گئے حصہ اول ص 77)

وقت جس کو انگریزی میں ٹائم کہتے ہیں یہ قدرت کی طرف سے انسان کے لئے تحفہ ہے۔ ہر مذہبی کتاب نے ''وقت'' کا ذکر کیا ہے۔ سائنسدانوں نے اس پر مقالے لکھے ہیں۔ وقت کی قدر نہ کرنے والے پیچھے رہ گئے۔ وقت کی نوعیت کو سمجھنے والے اور اس کی قدر کرنے والے ترقیات کی منازل طے کرتے رہے۔

وقت کی کئی قسمیں ہیں۔ پیدائش سے پہلے کا وقت جسے پھر ایک وقت پیدائش کے بعد بچپن اور شیرخوارگی کا ہوتا ہے۔ پھر جوانی کا زمانہ آتا ہے۔

وقت کے لحاظ سے انسان کی خوراک، لباس، تعلیم بدلتی رہتی ہے۔ تاہم اگر وقت کے مطابق ہر کام کیا جائے تو بفضل تعالیٰ انسان فوائد حاصل کرتا ہے۔ ورنہ اگر بچپن کھیل کود میں گزار دیا جائے۔ جوانی کو نیند بھر کر سویا رہے۔ تو پھر بڑھاپے میں سوائے رونے دھونے کے کچھ نصیب نہیں ہوتا۔ اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ ہر کام وقت پر کرنا چاہئے۔ نماز وقت پر پڑھنی چاہئے۔ حج کے بھی ایام مقرر ہیں۔ ماہ صیام کا بھی وقت مقرر ہے۔ قبولیت دعا کے بھی بعض خاص اوقات ہوتے ہیں۔ لیلۃ القدر کا بھی ایک مقررہ وقت ہے۔ مرنے کا ایک وقت مقرر ہے۔

نمازوں کے اوقات

توحید کے اقرار کے بعد عملی طور پر دین ایک مومن سے جو تقاضا کرتا ہے وہ ہے پنجوقتہ نماز۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نمازوں کو اوقات مقررہ پر ادا کرنے سے متعلق فرماتا ہے۔

یقیناً نماز مومنوں پر ایک موقت فرض ہے۔ (النساء:104)

حضرت محمد مصطفی ﷺ فرماتے ہیں:۔

نماز اپنے وقت پر ادا کرو۔ (صحیح بخاری)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ نمازوں کے اوقات کیا ہیں۔ قارئین کرام نماز کی شرائط میں سے سب سے پہلی شرط نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے۔

اوقات نماز کی حکمت

نماز کی اصل غرض یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد خدائے حی و قیوم کا نام لیا جائے۔ کیونکہ جس طرح گرمی کے موسم میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انسان ایک ایک دو دو گھونٹ پانی پیتا رہتا ہے تا کہ گلا تر رہے اور اس کے جسم کو طراوت پہنچتی رہے۔ اسی طرح کفر اور بے ایمانی کی گرم بازاری میں انسانی روح کو حلاوت اور تروتازگی پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نماز مقرر کی ہے تا کہ گناہ کی گرمی اس کی روح کو جھلس نہ دے اور مسموم ماحول اس کی روحانی طاقتوں کو مضمحل نہ کر دے۔ خوشی ہو یا غمی ہر حالت میں انسان کو نماز کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا موقع ملتا ہے۔ جب دنیا کا نظر فریب حسن اسے اپنی طرف کھینچتا ہے تو نماز کی مدد سے وہ خدا کی طرف جھکتا ہے۔

نماز کے لئے وقت مقرر کرنے سے اجتماعیت کی روح کو زندہ رکھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح لوگ بآسانی جمع ہو سکتے ہیں۔ نیز وقت کی تعین کو خود انسان کی اپنی مرضی پر نہ چھوڑنے میں یہ حکمت ہے کہ تا انسان کو ہر وقت نماز ادا کرنے کی فکر رہے۔ اور اس کا ذمہ داری کا احساس بیدار رہے۔ اگر وقت کی تعین خود انسان پر چھوڑ دی جاتی تو وقت کی پابندی کی اہمیت جاتی رہتی اور اس میں سستی ظاہر ہونے لگتی ہے۔

چونکہ قلبی کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔ اس لئے ایک ہی وقت میں دیر تک عبادت میں مشغول رکھنے کی بجائے مختلف اوقات میں عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ لمبے وقت میں دیر تک توجہ قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس سے طبیعت اکتا جاتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر وقت مختصر ہو اور وقفہ وقفہ کے بعد کئی بار عبادت بجا لانے کا موقع ملے تو بشاشت قائم رہتی ہے۔ عبادت سہل ہو جاتی ہے اور عبودیت کے اظہار کا بار بار موقع ملتا ہے۔ اس کی یاد دل میں تازہ رہتی ہے۔ اس کا سارا وقت عبادت الٰہی میں ہی صرف ہوتا ہے۔ اور اس طرح سے انسان دنیا کے کاموں میں مصروف رہنے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتا۔ اور دنیا میں رہ کر بھی وہ اس سے علیحدہ رہتا ہے۔ اور ''دست کار دل بایار'' کی مثل اس پر صادق آنے لگتی ہے۔

نماز کے لئے متعدد اوقات کی حکمت

نماز کے لئے متعدد اوقات مقرر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ انسان پر جتنی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اتنی ہی شدت سے اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی اسے بار بار مشق کرائی جاتی ہے۔ تا کہ یہ اطمینان رہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اس کا حکم ماننے کے لئے پوری طرح سے مستعد اور تیار ہیں۔ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں مشاغل اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اتنا وقت نمازوں کے لئے نکالنا مشکل ہے۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اگر نماز کی غرض محبت الٰہی کی آگ بھڑکا کر اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے سہولت بہم پہنچانا اور اس کے لئے مشق کرنا ہے تو جس زمانہ میں مشاغل بڑھ جائیں اس زمانہ میں نماز بار بار پڑھنے کی اہمیت بڑھ جانی چاہئے۔ کیونکہ ظاہر ہے جس وقت مقصد کو بھلا دینے کے سامان زیادہ ہوں گے۔ اس وقت مقصد کی طرف بار بار توجہ دلانے کی بھی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ پس اس زمانہ میں اگر دنیوی مشاغل بڑھ گئے ہیں تو نماز کی ضرورت بھی بڑھ گئی ہے۔ ....

قرآن کریم کی تصریح کے مطابق نماز کی مدد سے انسان بدیوں اور بدکرداریوں سے بچتا اور اعلیٰ اخلاق حاصل کرتا ہے اور اس طرح اس کا وجود بنی نوع انسان کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بن جاتا ہے اور ملک و ملت کا وہ ایک زیادہ فائدہ بخش جزو بن جاتا ہے اور جو عمل اپنے اندر یہ خوبیاں رکھتا ہو مادی اشغال کی کثرت کے زمانہ میں اس کی ضرورت کم نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

نماز کے پانچ اوقات مقرر کرنے میں یہ حکمت بھی ہے کہ:۔

(i) سورج نکلنے کے بعد انسان دنیا کے کاروبار میں مصروف ہو جاتا ہے اور دوپہر کے وقت وہ کچھ ستانے اور کھانے پینے کی ضرورت محسوس کرتا ہے اس وقفہ میں یاد الٰہی کے لئے بھی تھوڑا سا وقت رکھ دیا تا کہ انسان کاروبار کی توفیق پر اپنے خدا کا شکر بجا لائے اور آئندہ کے لئے مزید برکات حاصل کرنے کی دعا کر سکے۔ یہ زوال کا وقت انسان کو اس طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ جس طرح سورج کی چمک میں فرق آنے لگا ہے اسی طرح انسان کی جوانی بھی زوال کی زد میں ہے اور اس کا قلب بھی غفلت کے زنگ سے اپنی آب کھو سکتا ہے۔ اس لئے انسان کو اس تغیر سے سبق سیکھنا چاہئے اور روشنی اور خوشحالی کے اس منبع کی طرف اسے توجہ کرنی چاہئے جس پر کبھی زوال نہیں آتا تا کہ اس کی روح زوال کے اثرات سے محفوظ رہے اور اس کی جسمانی صحت بھی قائم رہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ظہر کے وقت روحانی آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور صبح سے دوپہر تک کے اعمال اوپر کو اٹھائے جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں نماز روحانی صعود کا موجب ہے اور اپنے لئے ایک اچھی شہادت مہیا کرتا ہے۔

(ii) عصر کے وقت کاروبار سمیٹنے کی فکر ہوتی ہے۔ اس لئے مصروفیت اپنی انتہا پر ہوتی ہے۔ مختلف امور انسانی توجہ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اس وقت میں نماز مقرر کرنے سے یہ ثابت کرنا ہے کہ جو خدا کا ہے وہ ایسی حالت میں بھی اپنے رب کو نہیں بھولتا اور سب باتوں سے اپنی توجہ ہٹا کر اسی کی طرف اپنی توجہ پھیر لیتا ہے اور مختلف روکوں کے باوجود اپنے خدا کے حضور جا حاضر ہوتا ہے۔ پھر یہ وقت تفریح اور کھیل کود کا ہے۔ اس وقت میں نماز کا حکم دے کر ادھر متوجہ کیا کہ انسان کو بے اعتدالی اور بے راہروی سے ہر حال میں بچنا چاہئے اور کھیل میں اپنے اصل فرائض سے غافل نہیں ہو جانا چاہئے نیز اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ آسمانی سورج کی طرح انسانی زندگی کا آفتاب بھی رفتہ رفتہ ڈھل رہا ہے اور غروب کے قریب پہنچنے والا ہے اس لئے اس فرصت کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور اسے ضائع نہیں ہونے دینا چاہئے۔

مغرب کے وقت سورج ڈوب چکا ہوتا ہے۔ تاریکی کے سائے بڑھنے لگتے ہیں۔ خطرے کا وقت آ پہنچا ہے۔ ظلمت کے بندے بدی کی تیاریوں میں لگ جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں مغرب اور عشاء کی عبادت رکھ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ان حالات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں اور تاریکی کی ظلمتوں سے نجات پانے کے لئے وہی ایک آفتاب عالمتاب ہے جس کی روشنی دائمی ہے۔ یہی حکمت فجر کی نماز میں ہے جب اللہ تعالیٰ کی مدد سے اندھیرے دور ہونے لگتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود پنجگانہ نمازوں کے اوقات کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں۔ وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے۔ تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں۔ جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں۔ اور تمہاری فطرت کے لئے ان کا وارد ہونا ضروری ہے۔

پہلے جبکہ تم مطلع کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا یہ پہلی حالت ہے۔ جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا۔ سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہارے خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا اس کے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

دوسرا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے جبکہ بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو۔ مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے۔ اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے۔ سو یہ حالت تمہاری اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اس پر جم سکتی ہے۔ اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اس کا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

تیسرا تغیر تم پر اس وقت آتا ہے جو اس بلا سے

رہائی پانے کی بکلی امید منقطع ہوجاتی ہے۔مثلاً جیسے تمہارے نام فردقرارداد جرم لکھی جاتی ہے۔اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گزرجاتے ہیں یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہوجاتے ہیں اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہوجاتا ہے اور تمام امیدیں دن کی روشنی میں ختم ہوجاتی ہیں۔اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

چوتھا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہوجاتی ہے اور اس کی سخت تاریکی تم پر احاطہ کرلیتی ہے۔مثلاً جبکہ فرد قرارداد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تم کو سنادیا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولیس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو۔سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ رات پڑجاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑجاتا ہے۔اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشاء مقرر ہے۔

پھر جبکہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر تم پر خدا کا رحم جوش مارتا ہے۔اور تمہیں اس تاریکی سے نجات دیتا ہے۔مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہوجاتی ہے۔سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے۔اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں۔اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو۔تو پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہارے اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں۔نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضا وقدر تمہارے لئے لائے گا۔پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔ (روحانی خزائن جلد 19 ص 70,69)

وقت کا تقاضا

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''پس جاگو اور اٹھو اور دیکھو کہ یہ کیسا وقت آگیا اور سوچو کہ یہ موجودہ خیالات توحید محض کے کس قدر مخالف ہیں۔یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا خیال بھی ایک بڑی نادانی کا طریق سمجھا جاتا ہے اور تقدیر کے لفظ کو منہ پر لانے والا بڑا بے وقوف کہلاتا ہے۔اور فلسفی دماغ کے آدمی دہریت کو پھیلاتے جاتے ہیں۔اور اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تمام کل الوہیت کی کسی طرح ہمارے ہاتھ میں ہی آجاوے۔ہم ہی جب چاہیں وباؤں کو دور کردیں۔موتوں کو ٹال دیں اور جب چاہیں بارش برسادیں،کھیتی اگالیں اور کوئی چیز ہمارے قبضہ قدرت سے باہر نہ ہو۔سوچو کہ اس زمانہ میں ان بے راہیوں کا کچھ انتہا بھی ہے۔ان آفتوں نے (-) کے دونوں بازوؤں پر تبر رکھ دیا ہے۔اے سونے والو بیدار ہوجاؤ۔اے غافلو اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آگیا ہے۔یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام وکمال دیکھ لو اور نیز اس نور کو بھی جو رحمت الٰہیہ نے اس ظلمت کے مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد پنجم،ص 54,53)

وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا۔آیئے یہ عہد کریں کہ ہر لمحہ کا صحیح استعمال کریں گے۔اپنی روح اور اپنے جسم اور اپنے اخلاق کو بنانے اور سنوارنے کی بھرپور کوشش کریں گے کیونکہ ؎

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
لگا داغ سینے پہ جاتا نہیں

وقت کا دھارا اور سمندر کی لہر،گزرا ہوا وقت، زباں سے نکلی بات، چلتا پانی کبھی واپس نہیں آتا۔

ایک مفکر کا قول ہے کہ وقت روئی کے گالوں کی مانند ہے۔عقل وحکمت کے چرخے میں کات کر اس کے قیمتی پارچات بنالو ورنہ جہالت کی آندھیاں اسے اڑا کر کہیں کا کہیں پھینک دیں گی۔

وقت کی آواز کے متعلق ایک شاعر یوں گوہر فشاں ہے۔ ؎

پل کی تھیں خوشیاں جہاں آج ہے ماتم وہاں
وقت لایا تھا بہاریں وقت لایا ہے خزاں
وقت ہے دن اور رات وقت سے کل اور آج
وقت کی ہر شے غلام وقت کا ہر شے پہ راج

گویا ہر شے وقت کی مرہون منت ہے۔

بقیہ صفحہ 4

اولین لمحات میں

محترم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی نے درویشی کا عرصہ اس طرح گزارا کہ ایک قابل صد رشک جینا جیا۔یہ وہ شخص تھا جسے دیکھ کر ذکر الٰہی کا مفہوم پوری طرح ذہن میں سما جاتا تھا۔بلکہ یوں جی چاہتا تھا کہ اس کا نام بدل کر شیخ محمد یعقوب کی بجائے ''ذکر الٰہی'' رکھ دیا جائے۔تہجد کے اولین لمحات میں وہ شخص چارپائی کو چھوڑ کر بیت مبارک میں پہنچ جاتا تھا۔اور صبح کی نماز سے فارغ ہوکر اسی چارپائی پر آکر بیٹھ جاتا تھا۔ایک لے اور ترتیل اور سوز کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت اس طرح کرتا تھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس کے پپوٹوں نے آنسوؤں کا ایک سیلاب روک رکھا ہے۔اس کے چہرے پر رقت کا تصرف ہوتا تھا اور نوک مژگان پرنم کی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔معصومیت اور فرشتگی کا ایک ہالہ سا اس کے بشرے کو گھیرے رہتا تھا۔

(وہ پھول جو مرجھا گئے حصہ اول ص 56)

ان کے متعلق حضرت مرزا وسیم احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

انہیں دیکھ کر سادگی،خلوص،عبودیت اور ریاضت کا مفہوم واضح ہوتا تھا۔اپنے مفوضہ فرائض کے علاوہ ان کے اوقات کا ایک ایک لمحہ ذکر الٰہی میں گزرتا تھا۔وہ بیت الذکر کی رونق تھے۔

(متبعین احمد جلد 10 ص 57)

میری والدہ مکرمہ امتہ المتین صبیحہ صاحبہ

خرم مالک صاحب

میری امی کا نام امتہ المتین صبیحہ تھا مگر عام فہم آپ صبیحہ مالک کے نام سے پہچانی جاتی تھیں۔امی ہمارے نانا ابو ماسٹر محمد ذکاء اللہ خان کے ہاں 22 جنوری 1945ء بمقام قادیان پیدا ہوئیں۔پاکستان قائم ہونے کے بعد ہمارا ننھیال پتوکی ضلع قصور میں شفٹ ہوگیا اور میری امی نے مڈل تک تعلیم وہیں سے حاصل کی۔پھر میرے نانا ابو کی فیملی کراچی شفٹ ہوگئی اور باقی تعلیم انہوں نے کراچی سے حاصل کی۔

6 ستمبر 1968ء میں میری امی جان کی شادی ہوئی یہ رشتہ میرے دادا اکرم میاں سعد محمد صاحب مرحوم کی پسند کے مطابق طے پایا۔اس رشتہ کی بنیاد احمدیت کے علاوہ یہ تھی کہ میرے پردادا میاں نبی بخش صاحب اور پرنانا نعمت اللہ صاحب دونوں ہی رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔تب سے لے کر آج تک یہ ہمارے خاندان کی ریت بن گئی ہے کہ رشتہ چاہے بیٹیوں کا ہو یا بیٹوں کا وہ رفقاء کے خاندان میں ہی طے کئے جاتے ہیں تاکہ آنے والی نسل جماعت کے لئے فائدہ مند ثابت ہو اور اپنے اباواجداد کی طرح جماعت کے خدمت گار رہیں۔(آمین)

آپ بیاہ کر لاہور آ گئیں اور پھر ساری عمر لاہور ہی میں ہم بہن بھائیوں کی تعلیم وتربیت اور شوہر کی خدمت میں گزاری۔

میری امی بہت ہی پیار کرنے والی اور دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے والی اور دعا گو خاتون تھیں۔انہیں بہت سی مسنون دعائیں زبانی یاد تھیں اور گاہے بگاہے وہ ہمیں ان دعاؤں کو پڑھنے اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتی رہتی تھیں۔جماعتی اور دینی کتب ورسائل کا مطالعہ کرنا ان کا مشغلہ تھا اور اکثر الفضل میں سے ہمیں واقعات پڑھ کر سنایا کرتی تھیں۔ہمارے گھر میں رونق تو بس ان کے ہی دم سے تھی۔

ان کو اپنی اولاد سے اتنی محبت تھی کہ اپنی شادی شدہ بیٹیوں کو ملنے اور ان کو اکٹھا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی دعوت کا انتظام کرلیتی تھیں یا پھر انہیں اور ان کے بچوں کو سیر کروانے کے لئے لے جایا کرتی تھیں۔ان کے نواسے اور نواسیاں بھی ان سے بہت محبت رکھتے تھے اور انہیں نانی جان کہنے کی بجائے ''امی جی'' کہتے تھے۔ہر عید پر آپ اپنی بچیوں اور نواسوں اور نواسیوں کو اور اپنے عزیز واقارب اور قریبی دوست واحباب کو کھانے کی دعوت دیتیں،ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑتیں اور انہیں تحائف بھی دیتیں۔امی کے ہاتھ کی بنی ہوئی فروٹ چاٹ پورے خاندان میں اور دوستوں میں بہت پسند کی جاتی تھی۔جب کبھی خدام الاحمدیہ کا اجلاس میرے گھر منعقد ہوتا تو ان کی فرمائشی ڈش میں یہی فروٹ چاٹ ہوتی۔بارش کے موسم میں دوپہر کو آپ میسی روٹی اور شام کو پکوڑے بناتیں۔انسان چلے جاتے ہیں مگر یادیں رہ جاتی ہیں۔

امی کی اس بات سے ہی ان کی محبت اور شفقت کا اندازہ کرسکتے ہیں اور ان کے خلوص کی کوئی حد ہی نہ تھی۔احمدی اور غیر احمدی سب سے ہی خوش اخلاقی سے پیش آتی تھیں۔یہی وجہ تھی کہ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔

ان کی ایک بات جو ہم سب گھر والوں کو بہت پسند تھی کہ وہ کسی کو بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ہمیشہ لوگوں کے دکھ باٹنے کی کوشش کرتیں اور جس حد تک ممکن ہوتا ہے ان کی مالی امداد بھی کرتیں۔آپ اپنی انہیں خوبیوں کی وجہ سے اپنے خاندان اور حلقہ احباب میں ہردلعزیز خاتون تھیں۔

جن دنوں جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہوتا تھا تو ہر سال اس میں شرکت کرتی تھیں۔خلافت سے گہرا اخلاص اور پیار تھا۔لجنہ کے حلقہ گلشن راوی لاہور کی 3 سال تک صدر حلقہ بھی رہیں اور یہ خدمت نہایت محنت اور جانفشانی سے سرانجام دی۔نہایت نفیس طبیعت کی مالک تھیں۔جماعتی چندہ جات ادا کرنے میں بہت پابندی کرتی تھیں۔وہ ہمیشہ ہمیں جماعت کی باتیں بتایا کرتی تھیں اور جماعت سے وابستہ رہنے کی تلقین بھی کرتی رہتی تھیں۔اپنی بیماری کے آخری دنوں میں انہوں نے بڑے صبر سے کام لیا اور ان کی آخری وقت تک یہی کوشش تھی کہ وہ کسی پر بوجھ نہ بنیں اور اللہ تعالیٰ انہیں کسی کا محتاج نہ بنائے۔اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی اس خواہش کو خالی نہیں جانے دیا۔مورخہ 7 جولائی 2004ء بروز بدھ صبح 7:50 پر وہ ہم کو داغ مفارقت دے گئیں۔آپ اپنے پیچھے اپنے شوہر میاں عبدالمالک صاحب 1 بیٹا، 4 بیٹیاں، 2 نواسے اور 3 نواسیوں کو غم زدہ چھوڑ گئیں۔آپ کی تدفین ہانڈو گجر احمدیہ قبرستان لاہور میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الماویٰ میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں صبر عطا کرے۔(آمین)

جسم پر پتلے پتلے چھلکے

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

''بعض دفعہ مچھلی کی طرح جسم پر پتلے پتلے چھلکے سے نکل آتے ہیں جو بہت بھیانک ہوتے ہیں۔آرسنک میں بھی یہ علامت ہے۔اگر ان میں بدبو بھی

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

ہوتو آرسنک اور سورائینم دونوں اس کی بہترین دوائیں ثابت ہوسکتی ہیں''۔(صفحہ:91)

مسل نمبر **39675** میں میاں احسان احمد ولد میاں محمد ابراہیم قوم آرائیں پیشہ تجارت (دکان) عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک جھمرہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد میاں احسان احمد گواہ شد نمبر 1 آصف طاہر ولد طاہر احمد وارڈ نمبر 5 چک جھمرہ فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود ولد ماسٹر محمد بخش احمد نگر نزد ربوہ جھنگ

مسل نمبر **39676** میں نوشین اختر بنت محمد ابراہیم قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک جھمرہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی پونے چارتولے قیمت -/35000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نوشین اختر گواہ شد نمبر 1 آصف طاہر ولد طاہر احمد وارڈ نمبر 5 چک جھمرہ فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود مربی سلسلہ ولد ماسٹر محمد بخش احمد نگر ربوہ

مسل نمبر **39677** میں فضیلت ناز زوجہ گلزار احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیور وزنی 3 تولے 6 ماشے قیمت -/31000 روپے۔حق مہر وصول شدہ -/3000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فضیلت ناز گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 شفقت علی بھٹی وصیت نمبر 27985

مسل نمبر **39678** میں باسمہ طاہرہ بنت گلزار احمد قوم جٹ دیول پیشہ طالب علم عمر 21 سال 8 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ 79 ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ باسمہ طاہرہ دیول گواہ شد نمبر 1 گلزار احمد ولد خورشید احمد 79 نواں کوٹ شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677

مسل نمبر **39679** میں زرینہ ردہ بنت گلزار احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ زرینہ ردہ گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 شفقت علی بھٹی وصیت نمبر 27985

مسل نمبر **39680** میں نفیس کوثر بنت محمد رفیق قوم دیول جٹ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نفیس کوثر گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 شفقت علی بھٹی وصیت نمبر 27985

مسل نمبر **39681** میں آنسہ رضا بنت چوہدری فضل احمد مرحوم قوم دیول جٹ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی -/13350 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ آنسہ رضا گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 شفقت علی بھٹی وصیت نمبر 27985

مسل نمبر **39682** میں عاتکہ رضا بنت چوہدری فضل احمد مرحوم قوم دیول جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات 1 تولہ مالیتی -/8900 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عاتکہ رضا گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 شفقت علی بھٹی وصیت نمبر 27985

مسل نمبر **39683** میں عاطف رؤف ولد غلام احمد رضا قوم دیول جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عاطف رؤف گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 محمد نواز قائد مجلس ولد نصیر احمد 79 نواں کوٹ شیخوپورہ

مسل نمبر **39684** میں سونیا رضا بنت غلام احمد رضا قوم دیول جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ سونیا رضا گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 شفقت علی بھٹی وصیت نمبر 27985

مسل نمبر **39685** میں طیبہ ثروت دیول بنت عبدالستار دیول قوم دیول جٹ پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ طیبہ ثروت دیول گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 شفقت علی بھٹی وصیت نمبر 27985

مسل نمبر **39686** میں ملیحہ شفیق بنت محمد شفیق قوم بھٹی راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات ایک تولہ مالیتی -/8900 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ملیحہ شفیق گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 شفقت علی بھٹی وصیت نمبر 27985

مسل نمبر **39687** میں آصفہ کوثر زوجہ رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیورات 12 تولے مالیتی -/83000 روپے۔حق مہر -/35000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ آصفہ کوثر

اکسیر بدن سیرپ
فولاد کی کمی کو دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 04524-212434 فیکس: 213966

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
صبح 9:00 تا 1:00 بجے شام 4:00 تا 8:00 بجے
ناغہ جمعہ کی صبح
فون نمبر: 213698
بفضل خدا کامیاب اور غرباء کے لئے سستا علاج

گواہ شد نمبر 1 رانا غلام مصطفےٰ منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 چوہدری نصر اللہ خاں وصیت نمبر 20329

وقف جدید کا کورس

مورخہ 25 نومبر 2004ء کے الفضل میں وقف جدید کی اہمیت کے بارے میں مکرم ہمایوں طاہر احمد صاحب کا مضمون چھپا ہے۔ اس میں مدرسۃ الظفر وقف جدید کا کورس دو سالہ لکھا گیا ہے۔ مضمون کچھ عرصہ پہلے بھجوایا گیا تھا اور اس وقت کورس دو سالہ ہی تھا مگر اب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مدرسۃ الظفر کے کورس کا دورانیہ تین سال ہو چکا ہے۔ احباب اس کو ملحوظ رکھیں۔

(پرنسپل مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ)

اعلان داخلہ

ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد نے مستند پاکستانی یونیورسٹیز/اداروں/سینٹرز آف ایکسیلنس میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں پی ایچ ڈی پر منتج ہونے والے پوسٹ گریجویٹ پروگرام میں زیر تعلیم گریجویٹ پاکستانی طلباء کے لئے سکالرشپ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 18 دسمبر 2004ء ہے مزید معلومات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 28 نومبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

پاکستان نیوی نے ٹرم 2005ء اے میں بطور کیڈٹ (الیکٹرونکس، میکینیکل، انجینئرنگ، بزنس ایڈمنسٹریشن میں بیچلرز ڈگری) میں شمولیت اختیار کرنے کا اعلان کیا ہے امیدوار کوائف و دستاویزات کے ہمراہ 18 دسمبر 2004ء تک پاکستان نیوی ریکروٹمنٹ اینڈ سلیکشن سنٹر پر آ کر رجسٹر ہو سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 28 نومبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

NED یونیورسٹی کراچی نے ماسٹر آف کمپیوٹر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں داخلے کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 24 دسمبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے روزنامہ ڈان مورخہ 28 نومبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹینٹس آف پاکستان (ICMAP) نے مینجمنٹ اکاؤنٹنگ میں پوسٹ گریجویٹ کورسز میں داخلے کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 18 دسمبر 2004ء ہے مزید معلومات کے لئے روزنامہ ڈان مورخہ 28/نومبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن نے ایم ایس سی گریجویٹس، ایم فل گریجویٹس اور پی ایچ ڈی گریجویٹس کے لئے ’’سپورٹ آف سائنٹیفک ٹیلنٹ‘‘ سکیم کے تحت سکالر شپس کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 دسمبر 2004ء ہے اس سلسلہ میں مزید معلومات روزنامہ ڈان مورخہ 28 نومبر 2004ء سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

خبریں

☆......☆......☆......☆

کھوکھرا پار مونا باؤ ریلوے سروس کی بحالی

پاکستان اور بھارت کھوکھرا پار مونا باؤ ریل سروس بحال کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ بھارت نے اکتوبر 2005ء سے ریل سروس شروع کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ دونوں ممالک نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ریلوے ٹریک بچھانے، مرمت اور انفراسٹرکچر کی بہتری کیلئے جلد از جلد اقدامات مکمل کئے جائیں۔

سلامتی کونسل میں توسیع کی مخالفت پاکستان اور میکسیکو نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مستقل اراکین کی تعداد میں اضافے کی مخالفت اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی بھرپور حمایت کا اعلان کیا ہے۔ میکسیکو سٹی میں جنرل مشرف نے اپنے میکسیکن ہم منصب کے ساتھ ملاقات اور پریس کانفرنس میں کہا کہ دنیا میں حکمرانی کرنے والے ممالک میں اضافہ ہوگا، اقوام متحدہ میں اصلاحات کیلئے اصولوں کو اپنایا جائے۔

مسلم امہ سنہری اصولوں پر عمل کے ذریعہ چیلنجز کا مقابلہ کرے امام کعبہ ڈاکٹر صالح بن عبداللہ بن محمد نے کہا ہے کہ مسلم امہ اسلام کے سنہری اصولوں پر عمل کے ذریعہ اور اندرونی اختلافات بھلا کر موجودہ چیلنجز کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اور اپنی کھوئی ہوئی عظمت بحال کر سکتی ہے۔ وہ فیصل مسجد میں خطبہ دے رہے تھے۔

اجتماعات واقفین نو ضلع شیخوپورہ

ماہ اگست 2004ء میں ضلع شیخوپورہ کے مندرجہ ذیل کئی حلقہ جات کے واقفین نو بچے/بچیوں کے اجتماعات منعقد ہوئے۔ بچوں کے درمیان مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ آخر پر محترم نائب وکیل صاحب وقف نو نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے نیز بچوں اور والدین کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

☆ مورخہ 26/اگست کو حلقہ سید والا کے واقفین نو کا اجتماع منعقد ہوا۔ حاضری واقفین نو سید والا 8/8 منشی والا 9/9 چک 22، 2/3 والدین دیگر 30۔

☆ مورخہ 27/اگست کو حلقہ ننکانہ صاحب کے واقفین نو کا اجتماع منعقد ہوا حاضری واقفین نو ننکانہ صاحب 4/7 شوکت آباد کالونی 7/9 کوٹ دیال داس 1/8 احاطہ لنگاہ وار برٹن 4/5 چک 4 گ۔ب 1/2۔ 17 والدین و دیگر افراد 35 کل 52۔

☆ مورخہ 28۔اگست کو حلقہ آنبہ نوریہ کے واقفین نو کا اجتماع منعقد ہوا۔ حاضری آنبہ 10/10 نوریہ 3 چک نمبر 11۔ 2 باہومان 2 غازی اندرون 3 والدین 29۔ دیگر افراد 85 کل-134

(وکالت وقف نو ربوہ)

اصلاحات سے معیشت مضبوط ہو گی وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ براہ راست سرمایہ کاری کے لئے پاکستان دنیا کا بہترین ملک ہے حکومت غیر ملکی سرمایہ کاروں کو مزید مراعات دے رہی ہے۔ گیس کی درآمد کیلئے ایران، ترکمانستان اور قطر سے مذاکرات جاری ہیں چین کی مدد سے تھرکول پراجیکٹ کو بجلی پیدا کرنے کے مرکز میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

بین الاقوامی مالی فنڈ اس کا مقصد بین الاقوامی مالی تعاون و ترقی اور بین الاقوامی تجارت کو وسعت دینا، سکہ جات کی قیمتوں میں استحکام پیدا کرنا۔ ممبر ملکوں کے مابین ادائیگیوں کے توازن میں باقاعدگی پیدا کرنا۔ ایسے مقابلے سے باز رکھنا جو شرح مبادلہ میں تخفیف کا باعث ہو۔ وغیرہ ہیں۔ اس کا صدر دفتر واشنگٹن میں ہے۔

ڈاک کی عالمگیر انجمن اس ادارے کا مقصد بین الاقوامی ڈاک کی تنظیم اور ترقی ہے۔ یہ ادارہ اپنے ممبر

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔دسمبر 2004ء	
طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:50
زوال آفتاب	11:58
وقت عصر	3:34
غروب آفتاب	5:06
وقت عشاء	6:33

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
سستے برقعے اقصیٰ برقع ہاؤس
زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس اقصیٰ فیشن پوائنٹ
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

ھیپاٹائٹس بی اور سی کا کامیاب علاج
Hepolin Suspension
نام لے کر طلب کریں
ایف بی ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون: 212750

ضرورت فارماسسٹ
چوہدری محمد اسلم وقف ہسپتال
اسلم پور (کھروسیاں اچیاں) تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں فارماسسٹ (مرد یا خاتون) کی آسامی خالی ہے۔
مناسب تنخواہ کے علاوہ رہائش مفت فراہم کی جائیگی۔
امیدوار مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی درخواست بھجوائیں۔
ایڈمنسٹریٹر: چوہدری محمود احمد
وقف ہسپتال اسلم پور (کھرولیاں اچیاں) تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
نوٹ: احمدی درخواست دہندگان اپنی درخواستیں حلقہ کے امیر اور امیر ضلع کی وساطت سے ارسال کریں

مکان برائے فروخت
14/18 دارالصدر شرقی ب عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
بالمقابل ڈیجیٹل ایکسچینج ربوہ رقبہ قریباً دس مرلے
برائے رابطہ فون نمبر: 213749-211667
عبدالرب خان 18/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانوں کا مرکز
(1) چکن (2) چکن کڑاہی (3) سیخ کباب (4) شامی کباب (5) کٹلس (6) مچھلی فرائی
(7) مٹن کڑاہی، سپیشل سلاد، FFC برگر (8) آئس کریم وغیرہ
پارٹی کیلئے ہال موجود ہے۔ ایڈوانس بکنگ بھی کی جاتی ہے
ربوہ میں پہلی دفعہ خوبصورت لان میں اپنے فنکشن کریں
خواتین کیلئے پردے کا خصوصی انتظام لان میں بھی موجود ہے
فون نمبر: 213653
پہلے آرڈر بک کروائیں
مبشر مارکیٹ دارالرحمت غربی نزد سوئمنگ پول

C.P.L29